نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عیعہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول عہعہ

نمبر ۱۱ - جلد ۱۰ — لودیانہ ۱۶ مارچ ۱۸۸۴ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل میں مشہور ہے کہ چار جوئی پر روسیوں کا قبضہ ہوگیا = انگریزی وکیل جو امیر کابل نے اپنے دربار میں رکھنا مقرر کیا ہے وہ پشاور سے کابل کی طرف چل پڑا = افریدیوں کو فوج میں بھرتی کرنے کی اجازت سرکار نے دیدی ہے = حاکم لاپورہ کو صاحب کمشنر پشاور نے لکھا تھا کہ تم امیر کے پاس کابل میں جاؤ مگر اُسنے جانے سے انکار کردیا = قندھار سے جو مسافر آتے ہیں انکا بیان ہے کہ قندھار کی رعایا امیر سے سخت ناراض ہے = ایوبخان کے ساتھ قندھاری سردار خط و کتابت کر رہے ہیں = گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہے کہ پولیس کے لوگوں کے واسطے جو تلواریں ولایت سے خریدی جاتی ہیں وہ آیندہ کو ہندوستان سے خریدی جاویں = یعقوب خان نے درخواست کی ہے کہ مجکو شکار کھیلنے کی اجازت ملجاوے = ہرات کی حکومت پر عبد القدوس خان کو امیر نے منظور کرلیا ہے = مشہور ہے کہ چین اور روس میں جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں = پنجاب میں جابجا سرکاری قاضی مقرر ہوگئے ہیں = حکم ہوگیا ہے کہ ہندوستان میں افغانی قیدی جہاں چاہیں رہیں = تمام عدالت ہائے خفیفہ کو ۲ ہزار روپیہ کے مقدمات سُننے کا اختیار ملنے والا ہے = کوہ مری میں لڑکیوں کے واسطے ایک اسکول جاری ہوگا = امیر کابل نے جو روپیہ حال میں سرکار سے طلب کیا تھا اُسپر لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہہ تقاضا روس کی تحریک سے ہوا تھا = جیلخانہ حصار سے ایک خونی قیدی بھاگ گیا ہے = حضور نواب گورنر جنرل کشور ہند ۱۸ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہوکر ۲۱ مارچ کو شملہ میں داخل ہونگے = شکی عالم اور اندازی غلزیوں کا خاندان کابل سے بھاگ گیا ہے = کابل کی خبروں میں لکھا ہے کہ امیر عبد الرحمان نے کابل میں خونریزی کا ہنگامہ اسقدر گرم کر رکھا ہے کہ کسی شخص کو کچھ اعتبار نہیں ہے = مہاراجہ صاحب میسور کا ارادہ ہے کہ سال آیندہ میں یورپ کی سیر کریں = ایران اور روس میں جو صلحنامہ تحریر ہوا تھا اُسپر مقام طہران میں طرفین کے دستخط ہوگئے ہیں = جرمنی اور ٹرکی میں روز بروز اتحاد بڑھتا جاتا ہے = لنڈنکے تمام گرجا گھروں میں ۱۶ مارچ کو حضور قیصر ہند کی سلامتی کا شکریہ ادا ہوا = روس کی کل آبادی ۹ کروڑ ۰۰ لاکھ آدمی کی ہے = بلگیریا میں چند اشتہار ایسے لگائے گئے تھے کہ جنسے فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے = خبر ہے کہ شاہ اٹلی و ملکہ معظمہ پھر برلن میں جانے والے ہیں = یہہ خبر آئی ہے کہ سردار عبد القدوس خان گورنر ہرات سردار ایوبخان سے خط و کتابت رکھتا ہے = آسمعیل پاشا سابق خدیو مصر معہ حسن پاشا و حسین پاشا کے آجکل روس میں موجود ہیں = شاہ حبش نے زیر کمان ایک افسر کے ۱۵ ہزار فوج ابی سینیا سے سرحد مصر پر روانہ کی ہے = راولپنڈی میں ۵ آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں = بحیرہ اورانیائے سونیز کے درمیان ایک اور نہر جاری کی گئی ہے = شاہ اودھ نے ایک گھوڑا ... ۵ روپیہ کو خرید کیا ہے = مفسدان آیرلینڈ کے نام ایک مراسلہ میں اس امر کی تحریک ہوئی ہے کہ لنڈن کو برباد کردو = مرادآباد سے ہردوار تک جو ریلوے لین تیار کی جاویگی اُسکے کارکن مقرر ہوگئے ہیں = روس و روم میں مصارف جنگ کا یہہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ روم ایک کروڑ فرانک سالانہ روس کو ادا کریگا = سرکار آسٹریا نے ظاہر کردیا ہے کہ صوبجات بوسینا و ہرزیگونیا پر ہم قبضہ کرنا نہیں چاہتے ہیں = مدراس میں ایک اسکول فن زراعت کی تعلیم کیواسطے جاری ہوا ہے = لنڈن کے نامی اخبار کی سالانہ آمدنی ۱۰ کروڑ ۲۶ لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ مندرجہ ذیل ہے - اخبار ٹائمز ۱ کروڑ ۳ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ - ڈیلی ٹیلیگراف ۱۲ لاکھ روپیہ - اخبار اسٹانڈرڈ ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ - ڈیلی نیوز ۳ لاکھ - مارننگ پوسٹ ایک لاکھ روپیہ = سلطان روم نے سرحد ٹیولس کے قریب لشکر کے لئے چھاونی ڈالنے کی غرض سے زمین خریدی ہے = اجمیر میں ایک نئی انجمن خیرخواہ عام کے نام سے قایم ہوئی ہے = یکم اپریل سے ہر ایک ڈاکخانہ میں ایک سیونگ بنک قایم ہوگا = عرب میں بڑا بھاری غدر ہوگیا ہے = کابل سے خبر آئی ہے کہ محمد جان کو امیر نے قتل نہیں کیا بلکہ اُسکے دشمنوں نے قتل کردیا ہے = دیسی اخبارات کیطرف سے حضور گورنر جنرل ہند کی خدمت میں منسوخی ایکٹ اخبار پر ایک میموریل پیش ہوا ہے = مدرستہ العلوم علیگڈہ کے متولیوں نے ارادہ کیا ہے کہ جو اثاث اگرہ کالج کے لئے تھے اُنکے ملنے کی درخواست کریں = مغربی افغانستان میں بغاوت کی تحریک ہو رہی ہے اور مشہور ہے کہ قوم غلزئی اس بغاوت کی پیشوا ہوگی = آیرلینڈ میں بہت سے لوگ قواعد ناجایز سکھانے کے جرم میں ماخوذ ہوئے ہیں = ماسکو کے ایک علی پادری صاحب نے زار روس کو ہدایت فرمائی ہے کہ آپ ہر وقت مجلس لڑے میں نہ جایا کریں = ہرات کے امیروں نے عبد القدوس خان کو لکھا ہے کہ اگر تم امیر کابل سے ملوگے تو ہم تمہارے دشمن ہوجائینگے = سلطان روم نے جنگی قیدیوں کو رہا کردیا ہے = کلکتہ کے باشندے ارادہ کر رہے ہیں کہ ایک اڈرس مبارکبادی کا حضور قیصر ہند کی خدمت میں بھیجا جاوے = ٹرانسوال کا فیصلہ جن لوگوں نے سال گذشتہ میں کیا تھا اُنکو اعزاز شاہی ملنے والے ہیں = روسی جنگی جہاز آجکل افریقہ کی طرف گھوم رہے ہیں = جرمن سفارتی کارروائیاں سلطان سے کرا رہا ہے = مسٹر ایم کیمسن صاحب سابق ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی سینٹ ہرسٹ اشاف کالج میں ہندوستانی پروفیسر مقرر ہوئے =

نورافشاں

—— صاحب پرسیں کمشنر کی تار خبر مورخہ ۱۰ مارچ سے معلوم ہوا ہی کہ سردار ایوب خان مقام مشہد کی چھوڑکر طہران کو چلا گیا ہی اور نیز یہہ کہ یہہ بندوبست شاہ ایران کی طرف سے ہوا ہی + اگر یہہ خبر راست ہی تو ایوب خان مقام طہران میں روسی گورنمنٹ کے ہاتھ میں افغانستان کے معاملات میں دخل دینے کو عمدہ حیلہ ہوگا - گمان غالب ہی کہ جب کبھی روسی ترقی کے مقدمہ پر بحث کرینگے تو یہہ راہ ورابطہ جو روس اور ایران کے درمیان ہوتا جاتا ہی روس کے حق میں بڑا فایدہ مند ہوگا - اور روسی ایجنٹ طہران میں بیٹھکر ہرات پر حملہ کرنیکا عمدہ سامان کریگا - اور یہہ بھی خیال آتا ہی کہ کسی نہ کسی وقت قندھار اور مرو کے مابین تازہ ہل چل پڑ جاویگی اور اس ہل چل میں امیر کا کامیاب ہونا گورنمنٹ ہند کی امداد پر موقوف ہوگا - اگر ہم قدیمی لبرل پالسی کو قایم رکھیں اور امیر کو اپنا بندوبست آپ کرنے دیں تو امیر عبدالرحمان خان یقیناً شکست کھائیگا - اور ہندوستان میں شاہی مہمان کی جگہہ پناہ گیر ہوکر آئیگا +

—— ہمارا ملک ہندوستان عجیب حالت میں ہی - مغربی تعلیم نے لوگوں کے دلوں میں کسیقدر ہل چل ڈالدی ہی - اب اکثر اپنے پرانے بودے خیالات و وہمی رسمیات کو جو اس زمانہ میں روشنی کی تاب نہیں لا سکتیں چھوڑتے جاتے ہیں چنانچہ ہمنے سنا ہی کہ الہ آباد کے روشن ضمیر اہل ہنود نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ ہولی کے میلہ کی تقریب پر جو واہی تباہی ہوتی ہی نہ ہونے پاوے - اب اس امر سے صاف ظاہر و باہر ہی کہ جس رسم کو بہت تھوڑی مدت ہوئی لوگ تہہ دل سے پیار کرتے تھے اب وہی اُسکے بُرے نتایج پر غور کرکے چھوڑتے جاتے ہیں بلکہ کدو کاوش کو گوارا کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ہمارے ملک کے لوگ اس بُری رسم کے ماننے سے باز آویں +

—— ہمارے شہر میں ایک اور میلہ پرسوں کو ہونیوالا ہی جسکو اگر بدتہذیبی کا امام کہیں تو بجا ہی - لوگ دور دراز سے سفر کرکے اپنے اپنے گناہوں کو پاک کرنے آتے ہیں پر افسوس برعکس اسکے پاپ کی کیچ میں دھنس کر جاتے ہیں - اگر ہمارے شہر کے اہل ہنود اس میلہ کو روکیں تو بڑا پن کرینگے +

—— ملک میکسیکو میں فرقہ پروٹسٹنٹ روز بروز خوب ترقی کرتا جاتا ہی - گذشتہ پانچ برس میں مسیحی جماعتوں کا شمار دو چند ہو گیا ہی اور گرجے وعبادت گاہیں سہ چند ہو گئی ہیں - اب میکسیکو کے دیسی واعظ و اُستاد ۱۰۰ سے زیادہ ہیں - شرکاے کلیسیا ۱۴۰۶۰ ہیں اور ۱۱ دینی اخبار جاری ہیں اور صرف سنہ گذشتہ میں ۶۰ لاکھ ورق دینی کتابوں ورسالجات کے تقسیم ہوچکے ہیں - ملک مذکور میں سچی آگ تھوڑے ہی عرصے سے گئی ہیں اور اُمید قوی ہی کہ یہہ ملک بھی دنیا بھر کی پروٹسٹنٹ اقوام میں شمار کیا جائیگا +

اس خبر سے ظاہر ہی کہ مسیحی مذہب کسقدر تمام دنیا میں ترقی کرتا جاتا ہی +

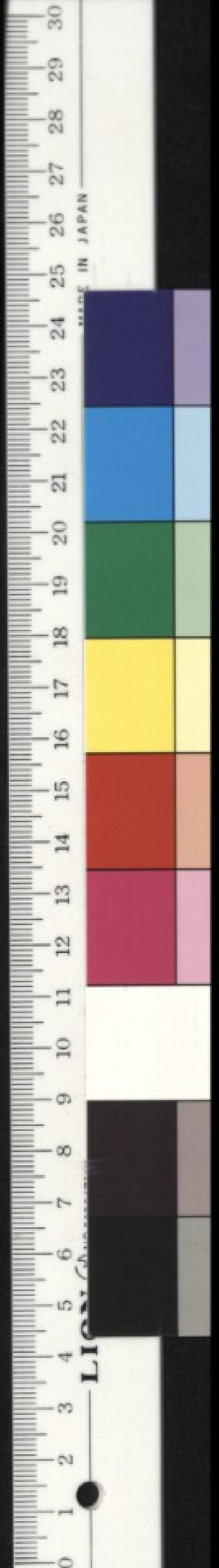
—— لندن سے ایک حکم بدیں مضمون جاری ہوا ہی کہ جو تلواریں ہندوستان کی پولیس کیواسطے ولایت سے تیار ہوکر ہندوستان میں جایا کرتی تھیں اب آیندہ سے پولیس کیواسطے ہندوستان ہی سے یہہ تلواریں بنوائیں اور خریدی جاویں +

اب اُمید ہی کہ ہندوستان کی صنعت کو سامان حرب کے تیار کرنے میں کامل ترقی ہوگی +

—— اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۱۴ مارچ میں حضور گورنر جنرل کشور ہند کی سپیچ جو صاحب ممدوح نے کلکتہ یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر جو پریسیڈنسی کالج میں منعقد ہوا تھا فرمائی تھی شایع ہوئی ہی - جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ میں خوشی ظاہر کرتا ہوں کہ اس یونیورسٹی کی زندگی کا ۲۵ واں سال ہی اور کہ اُسنے اس عرصہ میں علوم مروجہ نے عمدہ تاثیر پیدا کی ہی - صاحب موصوف نے یہہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ ہند دینی تعلیم دینے سے معذور ہی لیکن ہاں گورنمنٹ کو فرض ہی کہ ہندوستان کے باشندوں کے لئے عقلی تعلیم دینے پر زیادہ کوشش کرے - آجکل تعلیم کا چرچا بہت کچھ ہو رہا ہی اور گورنمنٹ نے بھی اُسکی ضرورت کو دیکھکر اور اُسکو ترقی دینے کی غرض سے ایک کمیشن مقرر کی ہی جسمیں جہانتک ہو سکا ہی مختلف رایوں اور خیالات کے اشخاص منتخب کئے گئے ہیں اور اُمید ہی کہ انکی تحقیقات کا نتیجہ ملک کی حالی حالت کے مطابق ہوگا - فی الحال تعلیم یافتہ لوگ بڑھتے جاتے ہیں لیکن وہ اب بھی جاہلوں کے سامنے بہت کم ہیں اور یہہ مناسب نہوگا کہ غیر تعلیم یافتہ گروہ کے مقابل تعلیم یافتہ لوگوں کا ایک چھوٹا سا دستہ ہو - پر ضرور یہہ ہی کہ تعلیم برابر تقسیم کیجائے تاکہ دیہاتی اور صنعت کار کو اسقدر تعلیم مل سکے کہ جو انکی حالت کے لایق ہو - اعلی درجہ کی تعلیم تو دیجاتی ہی مگر حقیقت میں نہایت ہی ضروری کام ادنی درجہ کی تعلیم کا دینا ہی - اس کام کے سرانجام دینے میں بہت کچھ سرمایہ درکار ہی اور گورنمنٹ کی آمدنی کم ہی - پس نہایت ہی ضرور ہی کہ ہر ایک علم دوست اپنے مقدور بھر اس کام میں امداد دیوے - چاہئے کہ ہم ہر ایک فریق سے خواہ پرایوٹ ہوں یا پبلک اس کام کے سرانجام دینے کے لئے مدد چاہیں تاکہ عمدہ تعلیم تمام ہندوستان کے باشندوں میں پھیل جاوے - یہی ضرور نہیں ہی کہ ایک اسکول جاری کیا جاوے اور ایک نیا کالج بنے کیونکہ صرف ناموری حاصل کرنیکی غرض سے ہوتا ہی - ہم دیسی صاحبان کی امداد اس غرض سے نہیں چاہتے کہ تعلیم کا سسٹم قایم ہوکر جس سے ملک ہندوستان کے باشندے ایک ہی سانچے میں ڈھل جائیں اور انکو ایسی اندھی تعلیم دیویں جو کہ گورنمنٹ کی پالیسی کے برخلاف ہی کیونکہ تعلیمی رنگینی اس ملک کی ضرورت ہی +

ہماری رائے یہہ ہی کہ جب تک پرایوٹ اسکول یا امدادی اسکول ہندوستان میں جاری نہوں تب تک ہمارے ویسرائے کے خیالات کے مطابق تعلیم نہ ہو سکے گی - اور یہہ امر اُسوقت ہوگا کہ ہمارے ملکی اکابر و شرفا خود بلا تحریک و ترغیب اسطرف متوجہ ہوں اور یہہ سمجھیں کہ اب تعلیم کا راستہ تو ہمکو سرکار نے بتلا دیا ہی خود اُس راستہ پر کمر باندھکر چلیں +

—— اکثر انسان دین کی اصلی مراد سے غافل ہیں - بعض ایسے بھی ہیں جو دین کے مطلب سے واقفیت ہی نہیں رکھتے ہیں - ہمارے خالق نے دین اسواسطے نہیں دیا کہ شخص اپنی حکومت ہی ظاہر کرے اور اپنے خالق ہونیکا دعوی ثابت کرے یا ایسا جوا ہے کہ گردن پر ڈالے جو ہماری ذات کی ضروریات سے بالکل اجنبی ہو پر دین کی خاص غرض یہہ ہی کہ یہہ ہماری نیچر کے مطابق ہوکر اسکے حصول سے ہماری زندگی عاید ہو - پس جس دین میں ابدی زندگی کا حصول نہیں تو ہمیں صرف تباہی اور بربادی



علم معاش نمبر ۴

اسٹیم یعنے بھاپ کا کارخانہ بھی ایک بڑی دولت کا خزانہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک فرانسیسی حکیم کا قول ہے کہ تہذیب کی جڑھ اور دولت کا باپ اسٹیم ہے اور گو اسٹیم کے اوراق آنکی مشابہت سے دولت کی استقامت ایک ہاتھ میں نہ رہے تاہم اسٹیم کا اثر بڑے بڑے فوائد کا چشمہ ہے اسی سے روپیہ پیسہ اور اشرفی پر حروف کھودے جاتے ہیں اور اسی سے وہیکی موٹی ناٹیں جوڑی کر لیجاتی ہے اسیکا سانچہ باریک سوت کا تار بناتا ہے اور وہی ایک بڑا جنگی جہاز آسانی سے اُٹھا لیتا ہے اُسی سے مل کے کپڑے پر کشیدہ نکالا جاتا ہے اور اُسی سے لوہیکے بڑے بڑے کھنبے بنا لئے جاتے ہیں وہی آہنی باریک تار سوئیاں سلائیاں وغیرہ بنا لیتا ہے اور وہی سمندر کی لہروں اور طوفان کے مقابل آگ بوٹ چلا لیتا ہے۔ اسی سے ایک گھنٹہ میں سیکڑوں لکڑیکے تختے تراش کر رکھدیتے ہیں اور اسی سے ہزاروں کپڑے کے تھان اور طاقے لمبے چوڑے دم بھر میں بن کر تیار کر لیتے ہیں۔ اسکی طفیل خشکی کے جہاز یعنے ریل گاڑیاں ہوا سے زیادہ تیز اوڑی چلی جاتی ہیں اور اسی سے ایک گھنٹہ میں ۲۰ ہزار سے زیادہ تاؤ کاغذ کے چھپ سکتے ہیں غرض اسکے فوائد بیان سے باہر ہیں +

فرنگستانی اقوام کے ہاتھ میں جو آجکل دنیا میں سب سے زیادہ متمول ہیں یہی اکسیر اعظم کا نسخہ ہے وہ اسیکی بھو کا ساڑی سے لوہیکو چاندی اور تانبے کو سونا بناتے ہیں اور اُسی کے کالے دھوئیں پر اپنی تہذیب اور متمولی کا مدار منحصر جانتے ہیں جیمس واٹ نے جو ایک غریب شمع ساز کا بیٹا تھا ۱۷۶۵ء میں اسٹیم کے چار سانچے یکے بعد دیگرے پہلا ۲۰ گھوڑوں کے زور کا دوسرا ۵۰ تیسرا ۱۰۰ اور چوتھا ۵۰۰ کے زور کا جس سے دخانی جہاز چلتا ہے ایجاد کئے تھے اور پارلیمنٹ نے بالعوض اُسکی محنت کے اُسکو حق ایجاد کی ۲۵ سال تک سند عطا کر دی جسکے رو سے لاکھوں روپیہ کا فایدہ اُسکو مل گیا اور اُسیکی طفیل اب ساری انگریزی قوم لاکھوں روپیہ جمع کر رہی اور جیمس واٹ کا نام شکریہ کے ساتھ لے رہی ہے +

خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے لوگ بھی اسٹیم کے فوائد سے چنداں ناواقف نہیں رہے چنانچہ بمبئی مندراس بنگال اور شمال مغربی اضلاع میں کپڑے بنیکی کئی ایک کلیں کھڑی ہو گئی ہیں جنکی کامیابی دیکھکر ولایت کے کل ساز خود گھبرا رہے ہیں اُنکو اپنے بیوپار میں خلل کا اندیشہ پڑ گیا ہے اور اسیواسطے گورنمنٹ انڈیا سے محاصل کے ملتجی ہیں تاکہ ما محصول ہندوستان سے روئی لیجاکر ولایت میں کپڑا بن کر پھر ہندوستان میں لاکے یہاں کی کلوں کی پیداواری سے سستا بیچیں۔ اس صورت میں ہم اپنے ملک کی بہبودی اور بہتری اُسیکے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے کہ اب اپنا آپ سنبھالیں خدا کی دیئی ہوئی دماغی اور جسمی طاقتوں سے کام لینا شروع کریں۔ جسطرح یورپین قومیں علمی اور عملی تجربے سیکھتی ہیں ہم بھی سیکھیں۔ حُب قومی اور ہمدردی کا سبق پڑھکر اُسیکے استفادہ اور افادہ کی طرف توجہ کریں اپنی بے روزگاری کا خدشہ اُٹھادیں اور اپنی غریب قوم کے لئے بھی ترقی کا دروازہ کھولیں۔ جابجا کمپنیاں قایم کرکے ان کلوں کے سلسلہ کو تحریک دیں اور عمدہ اور سستی جنس پیدا کرکے اپنے لوگوں کو ولایت کا کپڑا بھلا دیں اور جیسا مشہور ہے کہ ادنی ادنی کلوں میں کام کرنے والے ۸ سے لیکر پانچ روپیہ یومیہ تک کما سکتے ہیں اپنے جولاہے لوگوں کو اس کی تحریص دیں۔ اگر بابن کی کیابی سے سردست اسٹیم کے ذریعوں سے کام لینا محال معلوم دیتا ہو تو بجائے اُسکے پانی کی ہمارے ملک میں افراط ہے اور پانی کے ذریعہ سے بیشمار کلیں چل سکتی ہیں چنانچہ گورنمنٹ نے بھی اپنے گزٹ میں عام اشتہار دیدیا ہے کہ جو کوئی لب دریا یا نہر پن چکی یا پیسنے سوت کاتنے کتا پیڑ نے چھنی صاف کرنے وغیرہ کام کے لئے بنایا چاہے تو سرکار خوشنودی مزاج اور کفایت کے ساتھ اُس سے سلوک کریگی سو اگر ہمارے روسا اور تونگر لوگ حصہ داروں کی کمپنیاں قایم کرکے انہیں پن چکیوں کے کارخانے جاری کرادیں اور اُن سے مختلف قسم کے کام حسب ضرورت وقت ہونے لگ جائیں تو پھر بے روزگاری کی شکایت کہاں رہیگی اور ولائت کی محتاجی جواب بات بات میں ہے کسکو باقی ہو گی +

بقیہ وصیت نامہ محمد صاحب

سوائے ازین قران میں صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت محمد صاحب لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے ہیں سیپارہ ۳۰ سورہ البینہ رسول من اللہ یتلو صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمہ۔ یعنے رسول اللہ کا (یعنے محمد صاحب) پڑھتا ہے ورق پاک انہیں لکھی کتابیں مضبوط الخ جلالین میں یوں لکھا ہے۔ رسول من اللہ بدل البینۃ وھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتلو صحفا مطہرۃ من الباطل فیہا کتب احکام مکتوبۃ قیمۃ مستقیمۃ ای یتلو مضمون ذالک وھو القران۔ یعنی رسول من اللہ فرستادہ از خدا کہ محمد صلعم است یتلو صحفا مطہرۃ۔ میخواند بر امت خود صحیفہا پاکیزہ از کذب و بہتان یعنے قران یعنے جسے خدا نے بھیجا وہ محمد صلعم ہے یتلو صحفا مطہرۃ پڑھتا ہے اور پر اُمت اپنی کے کتابیں جو پاک ہیں کذب و بہتان سے یعنے قران الخ اس سے بخوبی محمد صاحب کا لکھے ہوئے کتاب پڑھنا ثابت کیونکہ لفظ تلاوت جسکے معنے پڑھنا یعنے لکھی ہوئی کتاب کے پڑھنے کے لئے مقرر ہے یعنے لکھی ہوئی کتاب سے پڑھنے کو تلاوت کہتے ہیں جو قران میں جابجا صاحب کے واسطے آیا ہے جیسا کہ غرض میں مذکور ہے +

سوائے ازیں بموجب قران کے اگر اچھی طرح لکھے پڑھے اور علم حکمت یعنے ظاہر علموں سے بخوبی واقف نہ ہوں تو جیب اپنے والد بزرگ وار اسمعیل وغیرہ کی دعا کی اپنی قوم یعنے عرب کے لئے رسول نہیں ہو سکتے کیونکہ اُنکی دعا جیسا سیپارہ مذکور ہے ربنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلو علیہم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ +

یعنے اے رب ہمارے برپا کر انہیں کوئی رسول اُنہیں کا پڑھے اُنپر تیری آیتیں اور سکھاوے کتاب اور حکمت الخ یعنے اے خدا امید اکر اس جاہل قوم عرب میں کوئی رسول اُتار جو ایسا اچھی طرح پڑھا لکھا ہو تاکہ خود آپ اچھی طرح کتاب پڑھ سکے تیری کتاب کی آیتیں اُنکو سُنا سکے تاکہ اُسکے پڑھنے کے موافق اور لوگ اُسے سُنکر اچھی طرح ادا کر سکیں غرض میں لکھا ہے یتلو علیہم ایاتک یعنے پڑھتا ہے اُنپر آیات تیری اور پڑھنا آیات الٰہی کا بدون نزول کسی کتاب کے اُسپر سے نہیں ہو سکتا پس چاہیے کہ اُسپر کوئی کتاب بھی نازل ہو ہر چند ساتھ تلاوت آیتوں اُس کتاب کے الفاظ اُس کتاب کی زبان پر شاگردوں اُسکے جاری رہینگا الخ اور نہ صرف اسقدر پڑھا ہو کہ آپ پڑھ سکے اور وں کو سنا سکیں بلکہ خوب اچھی طرح لکھنا پڑھنا جانتا ہو تاکہ ویعلمھم الکتاب) اور انکو لکھنا پڑھنا کتاب کا اچھی طرح سکھا سکیں تاکہ اور لوگ اُسے سیکھکر آپ پڑھیں اور انکو سکھاویں اور نہ فقط اسقدر لکھا پڑھا ہو

نہ دوسرے کو اچھی طرح پڑھا سکے بلکہ علم حکمت کو بخوبی جانتا ہو یعنے ظاہری علموں سے بخوبی واقف ہو جیسا کہ غزنیں لکھا ہی علم ظاہر اور علم باطن کو جامع ہوں کیونکہ علم باطن بغیر علم ظاہر کے بموجب زندقہ اور الحاد کا ہو جاتا ہی الخ یعنے اگر کوئی ظاہری علم نہ تو زندیقوں کی طرح یہہ قوم بھی کفر میں پڑجاویگی یعنے قران کے مطابق کی ہمیں دغیرہ سے یہہ دعا ہی کہ ای خدا اس اُمّی قوم میں اُسکو رسول کرنا جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو اور لکھانے پڑھانے کی اچھی لیاقت رکھتا ہو اور اور ظاہری علموں سے اچھی طرح واقف ہو جسمیں یہہ لیاقت نہ ہو یعنے اچھی طرح لکھنا پڑھنا نہیں جانتا یعنے دنیاوی علم جس میں نہیں اُسکو رسول نہ بنا۔ نہ کہ جیسا بعضے کہتے ہیں کہ حضرت بالکل بے علم تھے یعنے ایک حرف بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے غرض اگر محمد صاحب لکھے پڑھے نہ ہوتے تو بموجب اس آیت کے رسول نہیں ہو سکتے +

مُراسلات

نوجوان اور زندگی کی بربادی

اندنوں جدھر دیکھو ادھر یہی چرچا ہی کہ ہمارا فخر ہندوستان بڑی بُری حالت میں ہی یہہ ملک جو کہ کسی زمانہ علم و ہنر دانائی و علمی دولت و حشمت میں لاثانی تھا آجکل برباد ہوتا نظر آتا ہی۔ غیر لوگ ہماری سستی اور خود غرضی سے ہزار ہا طرح کے فایدہ اُٹھا رہے ہیں ہمارا روپیہ بھرپور اچلا جاتا ہی اور ہماری تو حالت ایسی بُری ہی کہ ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہائے ہندوستان تیرا دوالہ نکل گیا۔ تیرے وہ عروج کے دن۔ تیری دانائی کے دن۔ تیری علمی ترقی کے دن۔ ہائے تیری امیری کے دن اب تو خواب خیال ہو گئے۔ ہائے ہائے یہہ تجھے کیا ہو گیا۔ کیا تیرے باشندوں میں یا تیرے بچوں میں کوئی بھی نہیں جو تیری حالت زار کو دیکھ کر ہاتھ پاؤں مارے اور تجھکو اس ورطۂ ضلالت سے نکالے۔ تیرے پیر و جوان سب نفسی نفسی پکارتے ہیں ہائے ہائے ای ہندوستان تو پروز ابل کی مانند تباہ ہو نیوالا ہی اور اگر یہی حالت تجھ میں رہی تو ریگ ہی کا حصہ تجھ پر پڑجاویگا +

ای نوجوانو تم ہی ہمارے ملک کی اُمید اور فخر ہو اگر ہمارا ملک بچے تو تم ہی سے بچیگا۔ تم سوسائٹی کے اُمیدہ ہو اگر تم تہذیب اور اخلاقی بُرائیوں سے بیپرواہ رہو تو تم میں حب الوطنی نہیں تم ملک کے دشمن ہو۔ مجھکو معاف کرو میں آج بڑی سرگرمی سے تمہاری بابت چند سطریں لکھنا چاہتا ہوں۔ آج میرے خیال ایسے غمزدہ ہو رہے ہیں کہ انکو روکنا میرے واسطے مشکل ہی۔ مجھے ہندوستان کا حال مجھکو رونا آتا ہی اور میرا کلیجہ ٹوٹتا ہی۔ ای نوجوانو میں خود تم میں سے ایک ہوں میں تمہارا دوست ہوں میں اپنے ملک کا وفادار ہوں تم میری سنو۔ میں وہ فرایض نہیں لکھتا جو کہ بڈھونکے ہیں میں وہ معقوق فلسفہ نہیں کرتا جو کہ اوروں کے تجربے ہیں میں صرف وہ کہتا ہوں جو کہ تمہارا فرض خود اپنے ہی واسطے ہی۔ زندگی آج تمہاری ہی اس زندگی کے ایکطرف ہزار ہا فایدے اور دوسری طرف کروڑہا نقصان ہیں۔ زندگی کے سبب آج تم لیاقتوں کا خزانہ خوشیونکا ذخیرہ حاصل کر سکتے ہو زندگی جو کہ بچپن سے گزر کے اب نوجوانی کی حالت میں ہی غیر فانی ہی اور روح جو کہ تم کو دیگئی ہی ابد تک اسیطرف ترقی کرتی چلی جاویگی جسطرف کہ تم اس زندگی میں قدم مارنا شروع کرو۔ میرے بھائیو یہہ مبارک زندگی جو کہ آج تمکو حاصل ہی بہت کچھ ہی انسان کی ان خوشیونکی زبان بھی اُسکے پورے پورے فواید بیان نہیں کرسکتی۔ آج اس زندگی میں تمہارے سامنے دو رستے ہیں ایک تو جسمیں چلکر تم عزت اور فایدہ حاصل کر سکتے ہو دوسرا جسمیں کہ بدنامی اور بیعزتی حاضر ہی۔ بھائیو تم کسکو قبول کروگے۔ تم اس زندگی کو کیونکر استعمال کروگے۔ اب ماشاءاللہ تم اس عمر کو پہونچ گئے ہو کہ تم غور سے اس سوال پر سوچو۔ تمہاری عقلمندی اسی بات میں ہی کہ تم اسپر غور کرو۔ ہائے افسوس کہ کروڑہا آدمی برباد ہو گئے نہ اسلئے کہ وہ بُرے کام کرتے تھے پر اسلئے کہ اُنہوں نے اچھے کام نہ کئے۔ اُنہوں نے سمجھ سوچ کو استعفا دیدیا تھا۔ غور و فکر انکو کبھی شکل بھی نہیں دکھاتے تھے۔ ہائے ہائے ہزارہا لوگ بجائے اپنے اوپر حاکم ہونیکے اپنے بھی نہ رہے اُنہوں نے اپنے دلکو کھلا دیا کہ جو بدی آوے اُسیکے شکار ہو جاویں +

تم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ اُنمیں خداداد طاقتیں اور لیاقتیں ہیں۔ اگر اُنہوں نے محنت و مشقت اُٹھاکر علمی استعداد حاصل کرلی جہاں جاویں اُنکے لئے خوشی اور ترقی کے سامان موجود ہیں اگر وہ چاہیں تو اُس تحصیل شدہ علم سے ہزارہا فایدہ حاصل کرکے اپنا اور اپنے ملک کا بھلا کر سکتے ہیں تو بھی افسوس صد افسوس کہ یہہ اس غیر فانی دولت سے کیسا بد سلوک کرتے ہیں۔ میں چند خرابیونکا بیان کرونگا جس میں مبتلا ہو کر وہ اپنے آپکو برباد کر دیتے ہیں ایک تو انکی جوانی کے عالم میں پہونچ نہیں لیتا کہ اُسکو رنگ برنگی پوشاک کا شوق ہو جاتا ہی ہاتھ میں انگوٹھی بھی ہی گھڑی کی زنجیر بھی باہر لٹکتی ہی۔ چھڑی بھی کم سے کم دو چار روپیہ کی ضرور ہونی چاہئے بوٹ یا جوتی بھی خوشنما اور خوبصورت ہی چاہئے۔ کپڑے تو انکی عزت ہی ہیں۔ ہر روز نئے فیشن کا خیال ہی۔ ذرہ سی سردی میں تو گلے میں کمفرٹر اور ذرہ سی دھوپ میں چھاتے بغیر گذارہ کیونکر ہو سکے۔ ہاتھ میں دستانہ بھی ہوں منہہ میں پان کا بیڑا اگر مصیبت کو مہذب کہلانے لگے تو چھالیا ہی بھی ضرور ہی۔ یوں سج دھج کر خراماں خراماں گھر سے نکلے۔ آتے ہی سوڈا واٹر اور رم یا برانڈی کا گلاس اوڑایا اپنے یاروں سے انگریزی میں گٹ پٹ کرنے لگے۔ ہر ایک جو ملا گیا اُسکو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور اپنے آپکو بادشاہ ہفت اقلیم کا دلی عہد خیال کرنا۔ بس ایسی ایسی واہی تباہی باتوں میں اپنی عمر برباد کر دیتے ہیں۔ میں یہہ نہیں کہتا کہ خاص قسم کی پوشاک اور دنیا کے ادلتے بدلتے فیشن کو استعمال کرنا گناہ ہی پر کاش کہ نوجوان یہہ سمجھے کہ اس زندگی اور علم سے جو کہ اُنکے پاس ہی یہی سب سے عمدہ فایدہ نہیں کہ اپنے آپکو خوبصورت و خوشنما بناکر گلی گلی کوچے کوچے پھرا کریں +

برعکس ہی کہ ایک اور جوان ایسا نہ ہو۔ اُسکو تو تحصیل علوم و فنون سے کام ہی اُسنے آگے ہی علم میں ملکہ حاصل کرلیا پر اُسنے پایا ایف اے پاس ہوتے ہی بیہودہ پن اور غرور کو دل میں جگہہ دی۔ یہہ وہم دماغ میں اتر گیا کہ ہم بھی کچھ ہیں بس جدھر گئے اپنے آپکو بڑا عالم خیال کرکے ہر ایک بات میں دخل اور عالموں فاضلوں کی نکتہ چینی کرکے اپنا چھچھورا پن ظاہر کر دیا خیال ہی تو ایک ہی کہ ہمچو من دیگرے نیست۔ بس اپنی عزت اور تعریف کے خواہاں ہو گئے۔ سوسائٹی کے فایدہ اور حقوق کا پھر بھلا نام نشان کیا۔ نہ کسیکو بھلا کہنا نہ بھلا کہلانا۔ یوں دن بدن لوگوں کی نظر و نسے گر گئے ہر ایک سے عداوت ہو گئی۔ اپنی خرابی کا تو کچھ فکر اور خیال بھی نہیں لوگوں کو حاسد اور خود خیال کرنے لگے۔ یہہ انکی زندگی ہی۔ ای وائے برا لشان +



ایک اور نوجوان ہی اُسمیں قوت حافظہ بہت ہی۔ جوانی کے عالم میں آتے ہی شعر وغزل خوانی کی دُہن دل میں آسمائی منتخب نظیر مجمع الاشعار۔ مراۃ العاشقین۔ دیوان ذوق۔ دیوان رند۔ دیوان حافظ اور ایسی ایسی کتابوں کی صدہا غزلیں نوک زبان ہیں۔ صبح سے شام تک سُنتے جاؤ زبانسے نا شعر ہی نکلے گا۔ ادھر کچھ راگ تال کا بھی شوق ہوگیا۔ اور بھلا کی ٹھمریں غزلیں دھرپد جوبولا ہیں اور ڈھولک بجنے ہوتے ہی مجرے کا شوق ہوگیا۔ جدھر مجرا ہی حضرت بھی وہاں پہونچے ہیں میں تو انکو ایک خاص لطف ہوتا ہی۔ جب عشقیہ مضمون دل میں اثر کرگئے تو پھر اخلاق اور نیکی کا نام کیا کہئے۔ شیطانی جھکڑ جھکو حضرت عشق تصور کرتے تھے آکر دل میں جانشین ہوئے۔ کسیکو اپنا دلربا خیال کرلیا ذرات اُسیکا دھیان ہی۔ اگر شیطان نے یاوری کی تو جلدی ہی اپنا منہہ کالا کرلیا ورنہ بیچارے اپنے آپکو عاشق جانباز جان نثار تو خیال کرتے ہی تھے جنونی سے ہوگئے۔ ادھر سے نفس پرستی کا زور اُدھر سے بُری غزلوں اور راگوں کی تاثیر نے دل میں اور بھی جوش دینا شروع کیا۔ پس جناب کو ذرا بھی سوجتا ہی کہ میں کیا کروں کہ کامیاب ہوں۔ (لعنت ہی ایسی کامیابی پر) ہر گھڑی شعر خوانی سے کام ہوا۔ ای نوجوانوں اگر مناسب ہوتا تو میں شعروں کی ایک فہرست لکھدینا چاہئے کہ ہمارے اس عاشق نوجوان کا اندنوں کام ہی ہی کیا کروں خیال انگیز ہوتا ہی۔ قصہ مختصر ذلت وخواری ہوگئی لوگوں میں رسوا ہوئے اگر ذرہ دیوانہ جنوں ہوا تو شہر کے لڑکے ہو ہو کرتے پیچھے ہولے اور دیوانگی آگئے۔ خراب خستہ نہ علم سے نہ والدین کے حقوق سے کچھ سروکار ہی۔ اور اگر دنیانے مدد دی تو کچھ مدت کی جدوجہد بعد روسیاہی نصیب ہوئی۔ خود تو بس گناہ کے شکار ہوگئے۔ یہاں سے بچھا چھٹا تو کیا ہوا عمر باقی ہی اور نیا نیا عشق۔ اس ایک گناہ سے ساری عمر میں طبیعت حاصل ہوئی۔ لوگو نکو بُرا نمونہ دیا اور اپنی بدچالی سے ہزارہا اور جوانوں کو ایسی خرابی اور شرارت کے پنجے میں پھنسایا ادھر جس سے انکی محبت تھی اُسکی پاکیزگی اور عصمت میں داغ لگایا۔ ہائے میں کہاں تک لکھوں۔ زندگی کا یہہ حال کیا۔ ہاں اُس زندگی کا جو کہ انکو دنیا میں فایدہ مند کرسکتی تھی۔ جب ضمیر جو کہ قلبی روشنی ہی اُنکو الزام دینے لگی تب اُسکو یہہ کہکے ٹال دیا کہ یہہ تو جوانی کے عالم کا پھسلنا تھا۔ میرے پیارو یہہ پھسلنا کچھ تھوڑا نہیں ہی اس سے تمہارے دونوں جہان کی بربادی ہوگی۔ دنیا میں ذلت اور شرارت اور عاقبت میں روسیاہی۔ خدا کے حقوق تو بجائے خود رہے ایک ایک شخص جسکو اُس سے بد نمونہ ملا ایک ایک شخص جسکو اُس سے رسوائی حاصل ہوئی۔ ایک ایک شخص جسکو اُسنے برباد اور گنہگار کیا خدا کے روبرو اُسکے دامنگیر ہوگا۔ ای نوجوانو کیا ہمارے ملک کو بھی اُمید ہی ہی کہ ایسے ہی لوگوں سے فایدہ پہونچسکتا ہی +

کاش کہ میرا جوانوں کی بُرائیونکا بیان یہاں ختم ہوجاوے پھر افسوس کہ ہزارہا اور خرابئیں جس پہلو دیکھو موجود ہیں۔ میں انکا ذکر کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ مجھکو حب الوطنی نے اسبات پر آمادہ کیا ہی کہ تمسے کچھ کہوں اور تمہاری خرابئیں اور شرارتوں سے تمکو بخوبی آگاہ کروں اور اگر خدا مدد دے تو عمدہ زندگی بسر کرنیکا طریقہ بتاؤں +

ف۔ م۔ ح۔

عدم ضرورت قران پر منشور محمدی کے الزامی اعتراضوں کا جواب

یہہ امر خوب ظاہر ہوتا جاتا ہی کہ عدم ضرورت قران لاکلام صحیح مسئلہ ہی۔ اور محمدیوں نے اُسکی ضرورت ثابت کرنے کے بجائے بائبل پر اعتراض کرنے شروع کئے ہیں۔ اور یوں اصل مطلب کو اپنے اِدھر اُدھر کے اعتراضوں میں گم کرنے کے ساعی معلوم ہوتے ہیں۔ کمترین نے کئی مرتبہ اطلاعاً گذارش کردی تھی کہ ایسی تحریر کی جواب دہی کا بندہ ذمہ وار نہوگا۔ اگر محمدیوں سے ضرورت ثابت نہیں ہوتی تو صاف کہیں اور اسطرح چھپانے سے تو قران اور بھی فضول ثابت ہوتا ہی۔ احقر منتظر تھا کہ محمدی صاحب تحقیقی طور سے قران کی ضرورت ثابت کرینگے لیکن یہہ طور دیکھ کے نامیدی ہوگئی ہی۔ اُمید ہی کہ آئندہ ہشیار رہینگے +

اب منشور محمدی مطبوعہ ۲۵ صفر المظفر نمبر ۶ جلد ۱۱ میں الہدیا صاحب لودیانہ نے بڑے جوش کے ساتھ ایسی طرز اختیار کی ہی۔ اور قران کی ضرورت کے ثبوت کو بھولے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ +

قولہ۔ صدہا باتیں قران شریف کی توراۃ وزبور وصحیفہ انبیا علیہم السلام سے ملتی ہیں۔ اس بنے کو لیکر بیان کرنا پادری صاحب کی خام خیالی ہی۔ کیونکہ الہام الٰہی سے جو کتاب لکھی جاویگی اُسکا پہلے الہامی کتابوں سے میل جول ہونا ضروری امر ہی +

ہاں صاحب دیکھو قران والا بھی اسیطرح کہتا ہی۔ سورہ یوسف آخری آیت۔ کچھ بات بنائی ہوئی نہیں لیکن موافق اُس کلام کے جو اُس سے پہلے ہی۔ مگر ہمارا دعوٰی تو جیونکا تیوں ہی کہ اسبات کی مطلق ضرورت نہ تھی کہ وہی اگلی باتیں لیکر بیان کریں اور کہدیں کہ دیکھو میں اُن کتابوں کے موافق بیان کرتا ہوں۔ وہ بیانات معدوم نہ ہوگئے تھے جنکے بحال کرنے کے لئے زیادہ الہام کی ضرورت ہوتی۔ صاحب من اُن کے ہوتے ہوئے تو ایسا الہام فضول ہی۔ جس بات کو ثابت کرنا تھا آپ اُسکو فرض کرلیتے ہیں کیونکہ کمترین کا اسبات سے انکار نہیں کہ الہامی باتیں موافق ہونی چاہئیں مگر یہہ کیا ضرورت تھی کہ محمد کو الہام ہوتا کہ آخر اگلی ہی کتابوں کے موافق بیان کرے۔ اسلئے قرانی سلسلہ ہی فضول ٹھہرتا ہی۔ اور پھر کمترین نے قران کی دھار کے سب چشموں کا سُراغ نکالدیا اور آپ پھر بھی کہے جاتے ہیں کہ یہہ موافقت الہام کے سبب سے ہی۔ جو باتیں بائبل سے لی گئی ہیں وہ بائبل کے موافق اور جو اور جگہوں سے لی گئی ہیں وہ کیونکر بائبل کے موافق ہونگی۔ ناظرین قران کا یہہ حال دیکھ چکے ہیں۔ سو صاحب خام خیالی بندے کے ذمے کیوں لگاتے ہو۔ یہہ تو آپ ہی سے نسبت رکھتی ہی +

قولہ۔ الہامی کتابوں سے بہد دیگر حواریوں نے لکھا ہی وہ پادری صاحب بخوبی جانتے ہیں یہاں بیان کرنا مضمون کو طول دینا ہی +

باقی رہا پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ انسانی روائیتوں وغیرہ وغیرہ سو جواب یہہ ہی کہ پادری صاحب کا یہہ اعتراض تو اصل میں انجیل پر صادق آتا ہی پادری صاحب ازراہ تعصب اوّلاً قران شریف پر وارد کرتے ہیں +

آپکا اصل مطلب سے کترانا خوب ظاہر ہی کیونکہ اُسکا تحقیقی جواب کچھ نہیں ہی اور اسبات کو قایم رکھتے ہو کہ محمد نے بیشک نہ صرف الہامی کتابوں سے مدد پائی بلکہ انسانی غلط اور جعلی اتحاد

سے بھی ایسا کام چلایا گیا۔ انکو اپنے الہام میں شامل کر لیا۔ اسی نتیجہ کو انجانے قبول کرتے ہو۔ مگر شرم کے مارے اس اقرار کو دبانے ہو اور یہی چھپا کر پھر انجیل پر زور مارتے ہو۔ حواریوں کو اُس مدد کی ضرورت تھی کیونکہ عہد عتیق انجیل کی بنا ہے اور انجیل اُسکی تکمیل ہو کر اُسکے اُن مضامین کو پیش کرتی ہے جیسے وہ اپنی ضرورت کی بنا رکھتی ہے تاہم عہد جدید عہد عتیق کے مقابل میں گویا ایک نئی کتاب ہے۔ مگر قرآن ایسا نہیں لیکن پرانی باتوں سے مخلوط اور مرکب ہے۔ ان باتوں کا ذکر پیشتر ہو چکا ہے اب پھر اُسکو پیش کرنا ضرور نہیں۔ پھر انجیل میں روائتی باتوں کے اندراج کی دو مثالیں پیش کرتے ہو۔ ایک متی ۲-۲۳ ہے جیسا نبیوں نے فرمایا تھا وہ پورا ہوا کہ وہ یعنے حضرت عیسیٰ ناصری کہلائیگا۔ اسپر کہتے ہو کہ تمام عہد عتیق میں کہیں نہیں لکھا کہ مسیح بسبب سکونت ناصرت بستی کے ناصری کہلائیگا +

واضح ہو کہ اسی مطلب کی کوئی روایت نہ تھی کہ خداوند عیسیٰ ناصری کہلائیگا۔ اور نہ کسی خاص نبی کی کتاب سے اقتباس ہے لیکن نبیوں کے بیان کی طرف اشارہ ہے۔ اور حواری لفظ نبیوں لکھتا ہے جن نبیوں نے اُسکی ناصری حالت کو بیان کیا ہے۔ یعنے جیسے اقسام بیان کا یہہ ایک خلاصہ ہے۔ چنانچہ یسعیاہ نبی نے بیان کیا تھا کہ وہ آدمیوں میں بے نہایت ذلیل اور حقیر تھا اور بھی دیکھو زبور ۲۲: ۶۔ اور چونکہ ناصرت ایک حقیر جگہہ تھی یہانتک کہ گلیلی جنکو اور علاقوں کے یہودی کمینہ اور حقیر جانتے تھے وہ بھی اپنی اسی بستی کو ہیچ سمجھتے تھے۔ حتی کہ مثل ہو چکی تھی کہ ناصرت سے کوئی اچھی چیز نہیں نکل سکتی۔ لہذا بلحاظ اسی بستی کی سکونت کے حواری نے نبیوں کے بیان کو لفظ ناصری سے بیان کیا۔ اور کسی روائت کو درج نہیں کیا ہے۔ اور نبیوں کے اقسام بیان کو ایک خلاصہ میں بیان کرنا اور مقاموں سے بھی ظاہر ہے۔ دیکھو یوحنا ۷: ۲۸ اور یعقوب کا خط ۴-۵۔ دوسری مثال یہودہ کا خط آیت ۹-۱۴ وغیرہ بھی انسانی روایت سے بیان کئے گئے ہیں۔ معلوم ہو کہ یہہ انسانی روائتیں اس طور پر بیان نہیں کی گئی ہیں جیسا قرآن والے نے کہا ہے۔ یعنے الہام انجیل مقدس کی اجزا میں سے نہیں ہیں۔ لیکن حواری اُن لوگوں کی مسلّم روائتوں سے بھی اُنپر اپنے بیان کو ثابت کرتا ہے۔ پولوس رسول نے ایک دو مرتبہ غیر قوم شاعروں کے قول اسی مطلب کے لئے پیش کئے ہیں۔ چنانچہ ایک مقام کتاب اعمال الرسل ۱۷-۲۸ ہے۔ جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھی بعضوں نے کہا ہے کہ ہم تو اُسکی نسل ہیں۔ اس جگہہ رسول نے اپنے مدعا کو اُن لوگوں پر ثابت کرنے کے لئے اُنکی خاطر انہیں کے شاعروں کو پیش کیا ہے دوسرا مقام طیطس کو خط ۱-۱۲ ہے جہاں پولوس قریتیوں کے شاعر کے قول سے قریتیوں کا حال طیطس پر ظاہر کرتا ہے۔ انہیں سے ایک نے جو انکا نبی تھا کہا کہ قریتی ہمیشہ جھوٹھے اور برے درندے اور آلسی پیٹو ہیں۔ پس یہہ روائتیں اور غیر بیان عبری رہتے ہیں۔ اور صرف لوگوں کی خاطر روائت کے طور پر پیش کی گئیں۔ اور رسولوں کے الہام میں داخل نہیں ہے کیونکہ یہ باتیں اُنہیں اور طرح معلوم ہوئیں۔ مگر قرآن والے نے دیکھو کیا کیا ہے۔ سورہ نسا رکوع ۱۷ آیت ۱۱۳ الله نے نازل کی تجھ پر کتاب اور کام کی بات اور تجھ کو سکھایا جو تو نہ جان سکتا۔ پھر سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ اگر جمع ہوویں آدمی اور جن اسپر کہ لاویں ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا قرآن اور پڑی مدد کریں ایک کی ایک اور ہمنے پھیر پھیر سمجھائی لوگوں کو اس قرآن میں ہر کہاوت۔ دیکھو سب کچھ وحی کے سبب بتلایا ہے۔ حالانکہ آپ نے غیر ذریعوں سے سیکھا جو حضرت کے زمانہ میں موجود تھے۔ اور جو قرآن کے نزول آسمانی کی عدم ضرورت کے لئے قوی دلیل ہے +

قولہ۔ بھلا پادری صاحب یہہ جو آپ نے تحریر کیا کہ احکام اخلاقی و عارضی معلوم شدہ وغیرہ کو لکھ کر اپنی طرف سے جتایا ہے۔ براہ مہربانی قرآن شریف میں دکھلائے تو سہی یہہ دعویٰ آنحضرت نے کہاں کیا۔ ہائے افسوس صد افسوس پادریصاحب عدم ضرورت قرآن کا تو دعویٰ کریں اور قرآن شریف کی معلومات کا یہہ حال کہ پادری صاحب کی نظر مبارک سے سورہ نجم پارہ ۲۷ رکوع اوّل بھی نہیں گذرا۔ اپنی طرف سے جتانے کے یہہ معنے میں یعنے جتایا کہ میرے ذریعہ یا مجھ پر بھی ایک کتاب آسمانی خلاف فلاں مضمون کی نازل ہوئی ہے۔ اور سورہ نجم اوّل رکوع پیش کرنا فضول ہے کیونکہ اپنا جہل چھپانے کے لئے حضرت کی یہہ حکمت تھی۔ اور ظاہر ہے کہ آپ وحی قرآن کے لئے سوائے نزول قرآن کے اور دلیل نہ رکھتے تھے اور وہ نزول احکام اخلاقی و عارضی اور دیگر امور ظہور کا صرف تکرار ہے۔ اور یہہ ترکیب قرآن کو صرف فضول ٹھہراتی ہے بلکہ اُسکے آسمانی نزول کو صریحاً رد کرتی ہے۔ اگر پھر بھی؟ دیکھو سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰۔ اور ہمنے پھیر پھیر سمجھائی لوگوں کو اس قرآن میں ہر کہاوت۔ اس (ہمنے) کا اشارہ خدا کی طرف ہے یا محمد کی طرف۔ اب یہاں دیکھئے کہ ہر کہاوت کو اپنی یا اپنے وحی کی طرف سے (جو ایکہی بات ہے) جتایا ہے یا نہیں +

قولہ۔ شاید پادری صاحب نے قرآن شریف کو مثل انجیل کے حواریوں کی من گھڑت خیال کر لیا ہوگا۔ اسلئے ایسا دعویٰ کر بیٹھے۔ صاحب من دعویٰ کہاں رہا ثابت کر دیا کہ قرآن نہ صرف من گھڑت بلکہ سنی سنائی اور سیکھی سکھائی مروج باتوں کا مجموعہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ اسحالت میں ایک فضول کتاب ہے۔ مگر دیکھئے آپکی لاچاری پھر پھر ظاہر ہوتی ہے۔ اور اصل مطلب سے آنکھ بچاتے ہو۔ آپ محمدی صاحبوں نے سمجھ چھوڑا ہے کہ انجیل پر اعتراض کرنے سے قرآن کے فضول ٹھہرانے کے لئے بچاؤ ہے صاحب من آپ دھوکھا کھاتے ہو۔ سو کوئی واجبی صورت اختیار کیجئے +

باقی آئندہ

ایک نظر

نظم زبور پر جو پادری ینگسن صاحب مقیمی گوجرانوالہ
پنجاب کے اہتمام سے کی گئی

اس نظم زبور کی کچھ اجزا میری نظر سے گزریں اور میں نے اُسمیں غور اور فکر کیا۔ وہ نظم جو انگریزی وزن پر ہے کیا باعتبار گانے کے اور کیا باعتبار صحیح مضمون کے پسند کے قابل ہے۔ البتہ وہ نظم جسمیں شاعری ظاہر کی گئی ہے اُسمیں بلحاظ اصل مضمون کے الفاظ کی کمی بیشی ہے +

اس نظم میں گہری نظر ڈالنے سے یہہ لازم آتا ہے کہ ناظر کو زبور کی اصلی زبان سے واقفیت چاہئے۔ علاوہ اسکے ہر قسم کی نظم کو گانے میں بھی اسکو پوری لیاقت چاہئے۔ تب اسکو پسند یا غیر پسند کر سکتا ہے اور وہ اگر ایسا نہ ہو تو اسمیں انصاف کرنا صاحب جتانے جو نئے سپرد ہیں اُن سے لفظاً و معناً متفق ہوں +

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی اسسٹنٹ سکرٹری کی رائے





فوائد تحصیل علم

علم ہی سے قدر ہی انسان کی + ہو وہی انسان جو جاہل نہیں

علم کے معنے ہر ایک چیز سے واقف ہونیکے ہیں - یہہ وہ خاص شی ہے کہ نہ آگ میں جلے اور نہ پانی میں گلے - نہ ہوا اسکو اڑا سکتی ہے نہ دیمک اسکو کھا سکتی ہے - نہ حاکم اسکو جرمانہ میں لے نہ بھائی بند کو ورثہ میں ملے - نہ چور چرا دے نہ ٹھگ لیجاوے - حاکم کے قہر اور ہوی کے مہر دوستوں کی خواہش اور دشمنوں کی کاہش سے اسکے سوائے کسیکو امان نہیں ہے - عالم لوگ جس جگہہ جاتے ہیں قدر و منزلت پاتے ہیں - بے علم جہاں جاویں بجز ذلت و خواری انکو کچھہ حاصل نہیں - علم سے انسان کو آزادی حاصل ہوتی ہے - اگر ہندوستان میں فرنگستان و امریکہ کے طور علم ہوتا تو یہہ قباحت کبھی ظہور نہ پاتی - خاص و عام کی عزت برابر ہوتی - اس سے ذہن میں ترقی آتی ہے تاریکی طبع دور ہو جاتی ہے - ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں کتابوں کے وسیلہ ہر ایک مکان و شہر اور ملک بلکہ ہر ایک زمانہ کی سیر کرتا ہوں - وہ قدما جو بزرگ اور نیک نام گذرے ہیں انکو اپنے سامنے موجود پاتا ہوں اور جس جس صفت سے وے اس زمانہ میں مشہور تھے اسی صفت میں انکو مشغول دیکھتا ہوں فصحائے مشاہیر میرے سامنے تقریر کر رہے ہیں مورخان ذوی الخبر اپنی تاریخ مصنف مجکو سنا رہے ہیں - شعرائے نامور میرے سامنے مناظرہ کر رہے ہیں خط استوا سے لیکر قطبین تک با ابتدائے زمانہ آجتک کتابوں کے ذریعہ سے جہاں میں چاہتا ہوں جا سکتا ہوں - مطلب انکا یہہ ہے کہ علم وہ خوش خوانی وہ شی ہے کہ جسکے باعث مصنف کے دل کا مضمون جو وقت تصنیف انکے دل میں تھا اور طور اور عادت و قطع وضع اور حالات و خاصیت اس ملک کی جہاں وہ مصنف تھا انسان جان سکتا ہے - فصحا کی فصاحت انکی کتابوں کے پڑھنے سے جو لذت کہ انکے زمانہ میں دیتی تھی اب بھی وہی لذت صاحب زبان اٹھا سکتا ہے - دیکھئے کہ جب صاحب موصوف نے علم کے ذریعہ ایسے فوائد اٹھائے تو پھر ہمکو ضرور ہے کہ تحصیل علم میں نہایت سعی کوشش کریں - جب تک انسان کو علم نہیں وہ حیوان ہے اور جب علم پایا

تو انسان ہے بہتر آسمود نشو عزیز جہاں + بے ہنر معتبر کجا باشد + گر گدا زادہ ہنر مند است + ہر کجا رفت بادشہ باشد +

تحصیل علم پر سینکا کے خیالات

خبردار ہر نوع کی کتابوں کا پڑھنا دلکو بے آرام اور آوارہ بنا دیتا ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری یادداشت میں کوئی امر قیام پذیر ہو تو چاہئے کہ ہم ہر کتاب کو جسکا ہم مطالعہ کرنے میں بغور مطالعہ کریں - ظاہر ہے کہ بجز خدا جو شخص ہر جگہہ ہو وہ کہیں بھی نہیں - کوئی چیز صحت کی بحالی کی ایسی مانع نہیں جیسا ادویات کا بار بار تبدیل کرنا - وہ زخم کبھی بھی اچھا نہیں ہوتا جسپر کثرت سے مرہم پٹی ہوتی رہے - وہ درخت کبھی نہ بڑھیگا جو جگہہ جگہہ اٹھا کر لگایا جاوے - ایسا ہی حال اس شخص کا ہے جو تعلیم کے حصول میں متلون مزاجی اختیار کرتا ہے +

پنجاب

ادرپادری اینک برج صاحب

یہہ شخص کسی زمانہ میں انگلش گورنمنٹ کے ایک رسالہ میں رسالدار تھے - پنشن پانے میں امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ میں پادری کے عہدہ پر سرفراز ہوئے - چونکہ انکے دور نیشن کو میں مجھے جیسے عہدہ پر مقرر ہیں اسلئے نہ اپنے خرچ اور نہ کسی اور خرچ کیلئے کچھہ وظیفہ نہیں پاتے بلکہ آزادی طور پر خداوند عیسیٰ مسیح کی جگہہ بجگہہ اور ملک بملک منادی کرتے پھرتے ہیں + اور شہر کے بازار میں انہوں نے منادی کی اور پھر اندرون شہر کے گرجے میں دنیا کی جوکہ ایسے تجربہ کار اور مشفق اور اردو زبانوں میں نہایت فصیح اور گویا ہیں ہے غیر قوم اور مسیحی بھائی بہت خوش ہیں - انکا طرز بیان ایک نئے ڈھنگ پر ہے پہلے تو پہلے پنجہ سے چکارا بجاتے ہیں جسمیں جناب باری تعالیٰ عز اسمہ کی ستایش اور اسکی پاک ذات اور صفات کی تعریف گاتے ہیں اور پھر جب صدہا آدمی جمع ہو جاتے ہیں تو بڑی دھوم اور سرگرمی سے گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ منادی کرتے ہیں +

یہہ کچھہ فخر کی بات نہیں کہ ایک دیسی شخص سے کچھہ وظیفہ نہ لے اور چندہ اکٹھے کیا جلال ظاہر کرے کیونکہ انجیلی اعتقاد کو انجیل ہی سے وجہہ معاش پیدا کرنے کی کلام میں ممانعت نہیں بلکہ جائز ہے پھر بھی یہہ بات بہت ہی پسندیدہ اور قدر قیمت کے قابل ہے کہ ایک دیسی مرد خدا معاش کا اور اسباب درجائز طریقہ پر پیدا کرے اور اپنے نجات دہندہ کے لئے اپنی تجربہ کاری سے گواہی دے - ہند کے لوگ کچھہ خیال نہیں کرتے ورنہ انہیں اب لائق ہے کہ لوگ اس حال میں کہ پادری اینک برج صاحب کے نمونہ پر کسی سے کچھہ مدد نہ لیں اور اپنے حقیقی نجات دہندہ پر سچی گواہی دیں +

راقم صمیم

اخبار تار برقی

لنڈن - ۴ مارچ - فوجی جہاز کرو کوڈائل نامی پورٹسمی موتھ میں پہونچگیا ہے +

اخبار ڈیلی نیوز میں اس مضمون کا ایک فقرہ مندرج ہوا ہو کہ گورنمنٹ چین نے مسئلہ افیون کے فیصلہ کے لئے نہایت ضروری تجاویز سوچی سمجھی ہیں +

سائمز صاحب اور کرنیل براین صاحب شاہی انجنیر نے ایک نباتے کو جیلوں (یعنی غبارہ) کے ذریعہ عبور کرنے کی کوشش کی ہر دو صلحاں موصوف سمندر میں اترے اور مقام ڈوور کی جانب ایک کشتی کے ذریعہ آئے - وہ آدمی جو سابق میں ارل آف کرافورڈ صاحب کی لاش چرانے کے شبہ میں قید کئے گئے تھے وہ سب کے سب بری کئے گئے +

مخفی طور پر اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ سکلین نامی جس نے حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پر بندوق چلائی تھی کچھہ عرصہ تک پاگل خانہ میں رہچکا ہے +

لنڈن - ۵ - مارچ - ہوس آف کامنز میں یہودان روس کی تکالیف کے بارے میں جو مباحثہ ہوا اسمیں مارن ڈی ورنتز صاحب نے اس امر کی تحریک کی اور نیز برٹش گورنمنٹ کو مجبور کیا کہ وہ گورنمنٹ روس کو ان جور و ستم کی نسبت جو یہود پر ہوتا ہے شکایت آمیز تحریر بھیجے +

اس تحریک کے بعد مسٹر گلیڈ سٹون صاحب نے کہا اگرچہ مجھے روس کے مظلوم یہودیوں کا دل و جان سے رنج و افسوس کیا ہے مگر دوستانہ پند و نصیحت سے بڑھکر اور کسی امر کی نسبت وہ نہیں کر سکتا - آخرش تحریک متذکرہ صدر کی تردید کی گئی +

حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے ناگہانی بلا سے محفوظ رہنے کے شکریہ میں گرجا گھر میں دعا و مناجات ادا کی گئی - اور امرا و رعایا کی جانب سے حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں اس بارہ میں تہنیت نامے ارسال کئے جاوینگے +

سر ایس بارتھ کوٹ صاحب نے مسٹر بریڈ لے صاحب کو ایک چٹھی اس مضمون کی بھیجی ہے کہ میں آپ کے حلف اٹھانے کے بارہ میں تعارض کرونگا +

لنڈن - ۶ مارچ - رویٹر کمپنی کی معرفت تار برقی کہ ملک مصر میں کیا ٹیشن کی تمام رکاوٹیں اور بندشیں بالکل جاتی رہی ہیں سراسر غلط معلوم ہوتی ہے - کیونکہ بمبئی سے اِس قسم کی رکاوٹیں اور بندشیں تا ہنوز اُن کل جہازوں کے حق میں ہیں جو بمبئی سے روانہ ہوتے ہیں +

لنڈن - ۶ مارچ - ہٹن گارڈن پوسٹ سے جو جواہرات چوری گئے تھے اُس کے شبہہ میں چند اشخاص مقام برسلز میں گرفتار ہوئے ہیں +

جنرل سر ڈومیس ہلر صاحب آیرلینڈ میں ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں +

مسٹر ایڈورن جینز صاحب کی موت کا اعلان دیا گیا ہے +

آج شام کو ہوس آف کامنز میں سر ناتھ کوٹ صاحب نے ایسی تحریک کی جس سے مسٹر براڈلی صاحب کے حلف اُٹھانیکی نسبت انکار ثابت ہوتا ہے لبرل ممبروں نے قانون میں اِس امر کی ترمیم کرنیکے واسطے تجویز کی ہے کہ جس سے حلف اُٹھانا یا ایک امر کی نسبت اثبات میں جواب دینا اختیاری امر قرار پائے - اگرچہ جماعت وزارت نے اِس تجویز کی تائید کی مگر نامنظور ہوئی - ہوس آف کامنز میں آخر اِس تجویز کو دو سو ۹۰ نے بمخالفت ۲۴۹ کے منظور کیا +

لنڈن - ۷ مارچ - پارلیمنٹ کے دونوں ہوسوں میں جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کے صدمہ ناگہانی سے محفوظ رہنے کے بارے میں تہنیت نامے بھیجنے کیواسطے ووٹ دیئے گئے ہیں +

بمبئی - ۷ مارچ - گورنمنٹ بمبئی نے ایک مستقل میڈیکل بورڈ کی تعیناتی کی نسبت یہہ فیصلہ کیا ہے کہ بورڈ مذکور ہر ہفتہ ہفتہ کی وارداتوں کی نسبت جو بمبئی میں وقوع میں آئیں رپورٹ کیا کرے اِس تعیناتی کا اصل منشا یہہ ہے کہ بمبئی میں جو ہیضہ پھیلنے کے سبب سے غیر ممالک اور اضلاع میں باطل و بیہودہ خیالات پیدا ہوکر غیر ضروری اور تکلیف رسان کوارنٹین کی روکاوٹیں اور بندشیں وقوع میں آتی ہیں وہ سب کی سب رفع ہو جائیں +

الجیرز - ۷ مارچ - بسبب چند غلط فہمیوں کے مارشل اور فرانس کے درمیان مقام فی گوگ میں لڑائی برپا ہوئی ہے +

رنگون - ۷ مارچ - اُمید کی گئی ہے کہ تھیسوں ہز غیر کمپنی اپنی جایداد کا فی روپیہ ۲ محصول دیا کرے گی - آج سیونی سِل کمیٹی نے مشرقی الیکٹرک لائیٹ کی اُس سالانہ نذر کو جو کیروزن آیل لیمپ کے بجز قایم کرنیکے واسطے پیش کی گئی تھی قبول فرما لیا ہے اور نیز اُنہنے اورینٹیل ٹیلیفون کمپنی کی نذر کو جو ایکسچینج کمپنی بنانے کیواسطے پیش ہوئی تھی منظور کر لیا ہے +

لنڈن - ۱۰ مارچ - فوج کا اسٹیمیٹ ۱۵۴۳۷۵۰۰ پونڈ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵۶۲۵۰۰ پونڈ کا اضافہ ہے +

مسٹر ایونسن مینیجر گارڈین کا خاص کارسپانڈنٹ رنگون میں مفسدوں کے ساتھ سازش کرنیکی وجہ سے رنگوسہ میں قید کیا گیا ہے +

بمبئی - ۱۰ مارچ - معلوم ہوتا ہے کہ میکلین جسنے ملکہ معظمہ قیصر ہند پر بندوق کا فیر کیا تھا دیوانہ ہے - جو پچھلے ماہ جولائی میں وہ پاگل خانہ سے نکالا گیا تھا

کراچی - ۱۰ مارچ - میجر وید صاحب جو کہ عدن کے برگیڈ میجر تھے سندھ میں اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل مقرر کئے گئے - اور کپتان مثل صاحب بلوچی رجمنٹ نمبر ۲ - دیسی رجمنٹ نمبر ۱۳ کے ونگ آفسر مقرر ہوکر کوئٹہ کیطرف روانہ ہوئے ہیں - واٹر فیلڈ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان یہاں آئے ہوئے ہیں اور تھوڑے عرصہ تک جام بیبلا کی ملاقات کرینگے +

یکم ماہ حال کو ایک سپاہی دیسی رجمنٹ نمبر ۲ نے سور انیفل چیک آباد کے بازار میں فرار ہوکر چھ آدمیوں کو جن میں دو عورتیں تھیں بندوق سے مار ڈالا اور ساتویں کو زخمی کیا +

لنڈن - ۱۰ مارچ - لارڈ ہوس کی کمیٹی نے (جو کہ آیرش لینڈ ایکٹ کے معاملات دریافت کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی - مسٹر گاڈلے صاحب کو آیرش لینڈ کمیٹی کا سکرٹری تجویز فرمایا ہے +

کلکتہ - ۱۰ مارچ - سنا گیا ہے کہ بموجب انتظام گورنمنٹ فارس کے سوار ایونجان مشہد سے طہران کی طرف روانہ ہوا ہے +

لنڈن - ۱۰ مارچ - میکلین جسنے حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پر بندوق کا فیر کیا تھا باغی منصور ہوکر تحقیقات کے لئے حوالات میں ہے +

گولڈ کوسٹ سے خبر ملی ہے کہ چونکہ قوم کیمنٹر نے اشانٹی پر جو کہ کوماسی کے نزدیک واقع ہے حملہ کیا - اِس لئے وہاں پر لڑائی عنقریب ہونیوالی ہے +

وائنا - ۱۰ مارچ - ہرزیگونیا میں بابت نقصان زمین کے جھگڑا شروع ہے +

سینٹ پیٹرز برگ - ۱۰ مارچ - جنرل سکوبیلف نے جو زار روس کو امورات کے بارہ میں مشورہ دیا تھا بجواب اُسکے زار روس نے سکوبیلف کی تقریر پر ناخوشی ظاہر کرکے کہا کہ یہہ امور روس کی بربادی کے موید ہیں +

بمبئی - ۱۱ مارچ - کل شام کو بمقام کولبا (جو کہ بمبئی میں ایک مشہور جگہہ ہے) کارخانہ اورینٹیل سپننگ اور ویونگ کمپنی یعنے کارخانہ پارچہ بافی میں آگ لگی بسبب نہ ملنے پانی کے آگ بہت پھیلگئی - آخرکار بڑی کوشش سے دوسرے مکانات متصلہ محفوظ کئے گئے اور کارخانہ مذکور بالکل جلکر خاکستر ہوگیا - ۱۰ لاکھ روپیہ نقصان کا تخمینہ کیا گیا ہے +

لنڈن - ۱۱ مارچ - میجر ایس - ڈبلیو ٹنڈل صاحب بجائے میجر ہانوز صاحب کے جو کہ سرجن جنرل مقرر ہوگئے ہیں انسپکٹر گماشتیا مقرر ہوئے +

اوڈی ہوم صاحب سرجن - جینرل ملٹری مدراس بجائے سرجن جنرل کرانورڈ صاحب کے جو کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تبدیل کئے گئے ہیں - جینرل ملٹری بنگال میں مقرر ہوئے +

کرنیل جے جے - ڈینس صاحب بجائے مسٹر - اے کاڈل صاحب کے انسپکٹر ملٹری ورکس مقرر ہوئے +

کپتان - ڈبلیو ایم کیمبل صاحب بجائے کپتان - جی - ٹی کیمر صاحب کے جو مستر قی ہوگئے ہیں ہو تشین ماٹری نمبر ۴ کے کمینڈنٹ مقرر ہوئے

لفٹنٹ جے - ایس - ای ویسٹرن صاحب بجائے کپتان ای - ایم میور صاحب کے پنجاب کیولری نمبر ۱ کے سکواڈرن افسر مقرر ہوئے +

لودیانہ

موسم بالکل تبدیل ہوگئی ہے اور تا حال تبدیلی موسم پر صحت کی حالت نہایت عمدہ ہے - جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پرسوں اپنے دورے سے فراغت حاصل کرکے لودیانہ میں تشریف لے آئے ہیں +

قریب ۲۰ روز کا عرصہ ہوا ہوگا کہ لیچے بازار کے قریب ایک نقب زنی ہوئی تھی دس روز تک محلہ کے لوگوں سے دریافت ہوتا رہا مگر کچھ پتہ نہ ملا - اتوار کے روز وہی زیور جو بذریعہ نقب چوری گیا تھا ایک شخص فروخت کر رہا تھا اور اتفاقاً جسکا مال تھا وہ بھی بازار میں اُسی دوکان پر کھڑا تھا فوراً مالک نے اپنا مال شناخت کرکے پولیس میں خبر دی اور چور گرفتار ہوگیا ہے +